جب حضرت امیر معاویہؓ مسلمان ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور ہوئے۔ قبولِ اسلام کے بعد امیر معاویہؓ حنین اور طائف کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ جب آپ مشرف باسلام ہوئے حیاتِ نبوی کا آخری زمانہ تھا۔ اس لیے آپ کو زیادہ صحبت و خدمت کا موقع نہیں ملا۔ البتہ کچھ عرصہ کتابتِ وحی کی خدمت انجام دی۔

کارنامے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے کارناموں کا آغاز عہد صدیقی میں ہوتا ہے۔ شام کی فوج کشی میں ان کے بھائی یزید بن ابوسفیان ایک دستہ کے افسر تھے اور اس دستہ میں امیر معاویہؓ بھی شامل تھے۔ اور اس جنگ میں امیر معاویہؓ نے اپنی جنگی مہارت سے دنیا کو روشناس کرایا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کے زمانہ میں بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اچھی خاصی شہرت حاصل کر لی اور تقریباً شام کے تمام ساحلی علاقے اپنے قبضے میں لے لیے۔

حضرت امیر معاویہؓ کے بھائی دمشق کے عامل تھے۔ ۱۸ھ میں ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہؓ کو دمشق کا عامل مقرر کر دیا۔ اور امیر معاویہؓ چار سال تک عہدِ فاروقی میں دمشق کے حکمران رہے۔

۲۳ھ میں حضرت عمرؓ نے شہادت پائی اور حضرت عثمانؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت عثمانؓ امیر معاویہؓ کے تدبر اور سیاسی بصیرت اور مہارت سے اچھی طرح شناسا تھے۔ اس لیے حضرت عثمانؓ نے ان کو پورے شام کا والی مقرر کر دیا (حضرت عمرؓ نے آپ کی تدبیر و سیاست اور علوئے حوصلہ کی وجہ سے کسرائے عرب کا لقب ان کو عطا کیا ہوا تھا) عہد عثمانی میں امیر معاویہؓ نے بڑی فتوحات کیں۔ اور اس وقت تک کوئی بحری حملہ نہیں ہوا تھا۔ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے امیر معاویہؓ نے بحری حملوں کا آغاز کیا اور بحری قوت کو اتنی وسعت دی کہ اسلامی بحری بیڑا اس عہد میں بہترین بیڑوں میں شمار ہوتا تھا۔

عہدِ مرتضویؓ۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت علیؓ نے خلیفہ مقرر ہوتے ہی سب سے پہلے یہ کام کیا کہ عہدِ عثمانی کے تمام عاملین کو معزول کر کے اپنی مرضی کے عاملین مقرر کر دیے۔ معزول شدہ عاملین میں امیر معاویہؓ کا نام بھی آتا تھا۔ حضرت علیؓ